اٹھو، بیدار ہو جاؤ تم تو اس پیغمبر کی امت ہو جسکی برق رفتاریوں کی تاب یہ ساری بسیط کائنات نہ لا سکی تھی۔ وہ جو ایک ہی رات میں انسانی ارتقاء کے نقطۂ معراج تک پہنچ گئے تھے ۔۔۔ القدس کی فضاؤں سے آواز آ رہی ہے۔ کہ تمہارے مقتدا نبی آخرالزمان سے یہاں تمام انبیاء کرام کی امامت کرائی گئی تھی کہ اب قیامت تک قوموں کی امامت کا کام اسکی امت ہی کو سنبھالنا تھا ۔۔۔ کاش ! آج کے دن ہمارے زخم تازہ ہو جائیں۔ اور ہمیں احساس ہو کہ سقوط مسجد اقصیٰ کے ساتھ ہماری عظمت و شوکت کی کتنی حقیقتیں افسانے بننے لگی ہیں۔

آج کل اخبارات میں جنوبی افریقہ کے شہر کیپ ٹاؤن کے ایک مریض مسٹر لوئی وشکانسکی کا چرچا ہے جس کا مریض دل ڈاکٹروں نے نکالا اور دنیا کی تاریخ میں پہلی بار اس کے سینہ میں ایک نوجوان عورت کا دل نصب کیا گیا۔ بلاشبہ سائنس اور سرجری کی دنیا میں یہ ایک انوکھا واقعہ ہے، مگر اتنی غوغا آرائی کا مستحق نہیں کہ گویا انسان نے موت پر قابو پالیا ہو، ہماری علم و حکمت کی یہ تمام کامیابیاں اسباب کے درجہ میں ہیں اور اسباب کا مؤثر ہونا مؤثر حقیقی کے ہاتھ میں ہے۔ اور جب "اجل موعود" اور "وقت مقررہ" آجائے تو تمام کوششیں بے کار اور سارے اسباب جلوۂ سراب بن کر رہ جاتے ہیں۔ بقول کسے

یہ اسباب ہیں دست قدرت میں یوں قلم دست کاتب میں جیسے رہے

جس وقت تک خدا نے چاہا تو لوئی وشکانسکی زندہ رہا اور یہ زندہ رہنا علم و سائنس کا منت پذیر نہ تھا۔ جب دلوں کے مالک نے چاہا تو سائنس و حکمت کی تمام جدوجہد کے باوجود اٹھارہ روزہ کشمکش موت و حیات کے بعد اس نے دم توڑ دیا، انسان آج بھی موت کے ہاتھوں ایسا ہی مجبور و بے بس ہے جتنا آغاز تخلیق میں تھا۔ بڑے سے بڑا سائنس دان اور فلسفی اس راہ میں عجز و تقصیر کے اعتراف پر مجبور ہے سینکڑوں برس پہلے امام الفلاسفہ ابن سینا نے اسی حیرت کے عالم میں کہا تھا ؂

از قعر گل سیاہ تا اوج زحل کردم ہمہ مشکلات عالم را حل
بیرون جستم ز قید مکر و حیل ہر بند گشودہ شد مگر بند اجل

کیا اچھا ہوتا اگر یورپ کی سائنس اور سرجری مردہ قلوب میں حرارت دوڑانے کی بجائے عصر حاضر کے تاریک دلوں کو انسانیت اور ایمان سے روشن کرنے میں کچھ مدد دے سکتی۔ دور جدید کا انسان تو چلتا پھرتا لاشہ رہ گیا ہے۔ سچائی اور صداقت، انسانی اقدار اور ابدی حقیقتوں سے تہی دامن اور ایمان کی روشنی سے خالی دل زیادہ توجہ کے مستحق ہیں۔ پھر مغربی تہذیب کا اپنا دیس تو عجیب مخمصے

میں ہے۔ وہ خود بلکہ اس کے ہاتھوں پوری انسانیت خودکشی اور موت کے پوراہے پر کھڑی ہے، وہ پوراہا جسے چاروں طرف سے مادیت اور درندگی، حرص و شہوت، خودغرضی اور لالچ، بے چینی اور اضطراب مایوسی اور زندگی سے فرار نے گھیر رکھا ہے ——— لوئی وشکانسکی کے "دل" پر خوشیاں منانے والو تم نے ان "ظالم" اور "مظلوم دلوں" پر بھی کوئی توجہ دی جس کا ذکر ان ہی دنوں اخبارات میں آیا۔ ان میں ایک تو نوگولینڈ کی ایک شقی القلب ماں تھی جس نے اپنے تین سالہ بچے کا دل نکالا اور ٹماٹر میں اسے پکاکر کھالیا۔ (جنگ ۱۷ر دسمبر ۱۹۶۷ء) اور دوسرا برطانیہ کے ساحلی علاقہ ڈیونڈ کا انسان نما درندہ "عاشق" تھا جس نے محبوبہ کو ورغلاکر اُسے قتل کیا اسکی لاش سمندر میں بہائی اور اس کا دل الومنیم کے برتن میں جلایا جب دل پوری طرح بھن کر خاک ہوگیا تو اُس نے دل کا سرمہ آنکھوں میں استعمال کیا۔ اور یہ کیوں۔؟ پولیس کو بیان دیتے ہوئے ملزم ایڈورڈ رینڈ نے کہاکہ میں نے سنا تھا کہ اس طرح سرمہ استعمال کرنے کے بعد عورتیں دیوانہ وار میری طرف بھاگ آئیں گی (جنگ ۱۶ر دسمبر ۱۹۶۷ء) یہ وحشت و بربریّت یہ سنگدلی یہ ہوسِ حیوانی یہ قتل و فساد یہ شراب و زناکاری، کیا تمہاری سائنس و حکمت اس کے سامنے بالکل لاچار اور بے بس ہے۔؟

★

یورپ کے دانشورو! ممکن ہے کہ تم آکسیجن اور الیکٹرک کے ذریعہ مردہ دلوں کو تھوڑی دیر کے لئے متحرک رکھ سکو مگر انسانیت اور رحمدلی سے عاری ان بے نور دلوں کا تمہارے پاس کوئی علاج نہیں اور یہ اس لئے کہ خود تمہارا باطن باایں ہمہ علم و دانش تاریک اور مضطرب ہے، ایمان و یقین اور تصوّرِ آخرت جس سے مردہ دلوں کی مسیحائی ہوتی تھی اور اجڑے ہوئے دل آباد اور معمور ہوتے تھے۔ اس دولت کو تو تم نے پائمال کر دیا اور تمہاری ہی تقلید میں دنیا کی دوسری قومیں اور مسلمان تک بھی اس دولت سرمدی کو گنوا رہے ہیں۔ اور اب ایمان و یقین کی روشنی سے خالی دلوں کا انجام تمہارے سامنے ہے کہ تمہاری ایک ہی ریاست مغربی جرمنی میں ہر گھنٹے ایک شخص خودکشی کر رہا ہے۔ اور سال بھر میں خودکشی کرنے والوں کی تعداد دس ہزار سے بھی زیادہ ہے۔ (۱۲ر دسمبر ۱۹۶۷ء کے اخبارات بحوالہ روزن کیتھولک نیوز ایجنسی) اور امریکہ سمیت یورپ کے دیگر علاقوں میں یہ تعداد لاکھوں تک پہنچ گئی ہے۔ لوئی وشکانسکی کے دل کو جوڑنے والو کبھی تم نے سوچا کہ تمہاری اس ملعون دھرتی پر اتنی تعداد میں اپنے ہاتھوں دلوں کو چیرنے کے اسباب کیا ہیں؟

★

پچھلے ماہ ۲۵ر نومبر کو ہندوستان کے مشہور صاحب مسند وارشاد بزرگ شاہ وصی اللہ صاحب